نور افشاں

[illegible]

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳ جلد ۱۵ — مطبوعہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱ آنہ / سالانہ معہ محصول [illegible]

گلدستہ اخبارات

مختصر خبریں شکریہ بدیہ ناظرین اخبار نور افشاں ہے۔ امرتسر میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ **پنجاب** میں بہت جگہوں سے بارش ہونے کی خبریں ملی ہیں تاہم غلہ برابر گراں ہے۔ حضور قیصرہ ہند کی پچاسویں سالگرہ کا ۱۶۔ فروری کو جشن ہونا قرار پایا ہے۔ **برہما** سے ۱۳۵ ڈاکو گرفتار ہو کر ہندوستان میں لائے گئے۔ **کرناٹک** کی بیگم صاحبہ نواب خیر النساء نے لیڈی ڈفرن نے ملاقات کی۔ **روس** کہتا ہے کہ انگلستان خود ہی اپنی کمزوریوں کا شکار ہوگا۔ **کرنل** مارشل سکرٹری نظام کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ماہوار ہوگی۔ **روسیوں** نے تار پیڈو کا انتظام خاطر خواہ کر لیا ہے۔ **قسطنطنیہ** میں زور نیز انامے بلگیرین رسالہ چھپنا بند کر دیا گیا ہے۔ **شہر** برسٹل واقع انگلستان کے یتیم خانہ کے برابر دنیا میں کوئی یتیم خانہ نہیں۔ اسوقت اسمیں دو ہزار سے زیادہ یتیم ہیں۔ **ممالک** مغربی شمالی میں ایک گروہ ہے جو حضرت عیسیٰ کا پیرو ہے سوائے ظاہری نام کے پوشیدہ سب کام انجیل کے مطابق کرتا ہے۔

پادری ایف ایچ بیرنگ صاحب مشنری سی ایم ایس خرچ سے ہندوستان میں تشریف لے آئے انکا قیام شہر الہ آباد میں ہوگا۔ **امریکہ** کے مشہور معروف فلسفر ڈاکٹر ایل ایس مصنف آؤٹ لائنز آف تھیولاجی) بارہویں نومبر سنہ گذشتہ کو فوت ہوگئے۔ **فرانس** میں ایک عورت کی شادی ہوئی ہو جسکے دونوں بازو ندارد۔ **آسٹریا** اور روس کے جنگ میں جرمن مداخلت نہ کریگا۔ جرمن اور فرانس کی لڑائی میں روس چپ رہیگا۔ **اخبار** یونائیٹڈ لنڈ کا کل کارخانہ بوجہ مقدمہ ضبط سرکار ہوا۔ **لنڈن** کے اخبار پنچ پر لائبل کا مقدمہ ہوا مگر بچ گیا۔ **بقول** وزیر ہند سیالکوٹ میں جیمز روز ڈاکے ڈالا کرتے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک زمیندار کے گھر سے دو مٹکے شراب کے برآمد ہوئے۔ وہ جاٹ گرفتار ہوئے چالان ضلع کو کیا گیا۔ **ٹرکی** میں جبراً سپاہی فوج میں بھرتی کئے جاتے ہیں۔ سلطان دس لاکھ فوج تیار چاہتا ہے۔ **فرانس** اور انگلنڈ میں ضرور لڑائی ہوگی **سلطان روم** روس کی دوستی سے انکار کرتے ہیں۔ **امیر کابل** نے دو فوجی سپاہیوں کو داخلہ افغانستان سے روک دیا۔ **سنہ ۱۸۸۶ء** کے آخر میں امریکہ میں ۷۰۰۰ میل ریلوے بڑھائی گئی۔ **سنہ ۱۸۸۴ء** میں ہندوستان کے کانوں سے ۳۔ ارب ۴۲ کروڑ ۶۵ لاکھ ۲۳ ہزار ۸۰ روپیہ کی معدنیات برآمد ہوئیں۔ **مدنا پور** میں تعلیم دستکاری کا سکول کھولا گیا ہے۔ **مدراس** میں ایک عورت ۱۰۹ برس کی ہو کر مری جسکے دانت اور بال ازسرنو جمنے شروع ہوئے تھے۔ **گذشتہ** سال میں ۵۰۹ آدمی سانپ کے کاٹنے سے ملتان میں مرے۔ **افواہ** ہے کہ نارمل سکول امرتسر عنقریب ٹوٹ جائیگا۔ **امرتسر** میں ایک عورت اپنے خوردسال بچوں کی نافرمانی کے سبب افیون کھا کر مر گئی۔ **فرانس** میں دن بھر میں پانسو جنہوں شمار کرنیوالی کل آئی ہے۔ **میونسپلٹی** بمبئی نے بتقریب جشن قیصری ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ **امتحان** پلیڈری الہ آباد میں ڈیڑھ ہزار امیدوار شامل ہیں۔ **گورنمنٹ** فرانس کے ایجنٹ بیشمار غلہ امریکہ میں خرید رہے ہیں۔ **سوڈان** میں مہدی کے نائبوں نے شرک بربر بند کر دی ہے۔ **گورنمنٹ** امریکہ کثرت آمدنی سے حیران ہے کہ اب روپیہ کو کہاں لگائیں۔ **عمر بخش** خدمتگار بیگم فاتالمہ ابراہیم صاحبہ کا نگہ سے عمر بھر کالے پانی گیا۔ **کلکتہ** میں پور وپین کمپنی ذمہ دار نقصان آتشزدگی قائم ہوئی عرصہ ایک سال میں لاہور ٹریری کل فراخ بازار وں میں دنگا کر گی۔

نور افشاں

۲۰ جنوری ۱۸۸۱ء

ہندو ۔ مسلمان ۔ اور عیسائی

نمبر دوم

ہم اپنے گذشتہ پرچہ میں ہندوستان کے نفاق پر اپنا افسوس ظاہر کر چکے ہیں اب ہم اس نفاق کے بعض اسباب بیان کرینگے کہ کیوں یہہ ہندوستان ہی کے حصہ میں ہے ۔ ہمارا منشا ہرگز نہیں کہ کسی کے دل کو رنج پہنچائیں ۔ یا کسیکی توہین کریں بلکہ صرف یہہ غرض ہے کہ کسطرح یہہ پھوٹ اور جدائی جو ہندوستان کی ان دو بڑی قوموں میں رہتی ہے ۔ دور ہو +

فی زمانہ نفاق کے تین بڑے بھاری سبب ہیں +

اول مذاہب کا اختلاف +

دوئم ذاتوں کا امتیاز +

سوئم گذشتہ باتوں کا خیال +

اب ہم انکا الگ الگ مختصر طور پر بیان کرتے ہیں ۔ اگر کہیں غلطی ہے تو ناظرین اصلاح فرماویں +

جن باتوں سے انسان کو غیرت ہوتی ہے اُن سب میں سے بڑھکر جو ہے سو مذہب ہے ہم گالی اور مار پیٹ کی برداشت کر سکتے ہیں ۔ ہم کسی ایسی بُری بات کو جو بے بنیاد ہو جسکے سبب ہماری توہین ہوتی ہو سہہ سکتے ہیں مگر توہین مذہب کا برداشت کرنا نہایت مشکل ہے ۔ غالباً نہیں ہو سکتا ۔ اب جبکہ ہندوستان میں مختلف خیالات اور جُدا جُدا مذاہب اور الگ الگ طریقہ کے لوگ ہیں ۔ تو کونسی صورت ہو سکتی ہے کہ جس سے میل ہو ۔ جبکہ ہم اپنے ہی ہم جنس کو کہ ایکہی قوم و ایکہی خون سے ہیں کافر ملیچھ مشرک ۔ مرتد وغیرہ کہتے ہیں تو کیونکر محبت کا ظہور ہو سکتا ہے ہاں ایک صورت تو ہے لیکن وہ کرے کون خیر نہیں یا نہ مانیں ہم کہہ دیتے ہیں ۔ کہ مذہب کو قومیت کے ساتھ دخل نہیں مذہب ایک جسم ہے روح کے سفر کی قومیت ایک طریق ہے جسمانی مسافر کی لیکن یہاں تو حالت دگرگوں ہے ۔ بین نازک معاملہ کو ایسا گڑ بڑ کر دیا ہے کہ سلجھاؤ سے سلجھنے کا نہیں ۔ بھلا سمجھنے کی بات ہے کہ ہندوؤں کی مکتی کا مدار شیو کرم وادا گون ہے ۔ محمدیوں کی مغفرت اعمال حسنہ اور محمد کی شفاعت ہے ۔ عیسائیوں کی نجات خداوند مسیح کے کفارہ پر ہے کوئی بت پرست ہو کوئی خدا پرست ۔ کوئی کچھ کوئی کچھ ۔ اب اس سے کیا غرض ہزاروں مذہب ہوویں لیکن ہمکو انکی ایسی مخالفت میں فائدہ کیا جس سے قومیت بھی بے نام و نشاں ہو جائے ۔ دوسرے اگر ہمکو ہلاک کریں ماریں اُجاڑیں ۔ کیا ایک دوسرے کی مدد نہ کریں ایسا کچھ ہمارے اصول دین میں فرق تو نہیں آتا ۔ اصول تو ہمارا قایم ہے ایک دوسرے کی امداد و ہمدردی سے ہم دو باتیں ثابت کرتے ہیں ۔ اول تو یہہ کہ ہم انسان ہیں ایکدوسرے کے ہمدرد ہونا چاہیئے دوئم کہ ایکہی قوم سے ہیں ملکر ایک دوسرے کی ترقی اور قومی بہتری کو تقویت دے سکتے ہیں ۔ اگر دلمیں کسی اور قسم کا عناد نہ ہو ۔ تو مذاہب کی جدائی سے پھوٹ نہیں ہو سکتی +

کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ یورپ کی قومیں ایکہی مذہب کے ایکہی طریقہ پر ہیں نہیں اگرچہ یوں کہنے کو اور حق بھی یونہی ہے کہ ایکہی مسیحی مذہب ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک ایک گھرانہ میں جسمیں بعد خاوند میں بھائی بہنوں میں علیحدہ علیحدہ فروعات مذہبی میں کوئی رومن کیتھلک ہے کوئی اپسکوپلین ہے ۔ کوئی پریسبٹیرین ہے کوئی یونیٹیرین کوئی کچھ غرضکہ سیکڑوں فرقے ہیں لیکن اگر اتحاد قومی کو دیکھنا ہو تو حال میں انگلینڈ کا جوش دیکھیو اگرچہ مذہبی معاملہ میں کیسے الگ الگ خیالات کے ہیں مگر قومی آزادی حاصل کرنیکے لئے ایک دل ایک جان ہو کر گورنمنٹ کی مخالفت پر کمربند سے بفرقت مستعد ہیں ۔ اس معاملہ میں مذہب کو دخل ہی نہیں دیتے ۔ اور یہی بجا کہ مذہب کو جُا کہنا تھہی قومی ہمدردی +

کیا آپ ایسا نہیں کر سکتے ہاں ممکن ہے ۔ آپ اس خیال کو دور کریں ۔ کہ کون ہندو ہے ۔ کون محمدی ۔ کون مسیحی ۔ صرف یہی بات مدنظر رہے کہ سب ہندوستانی ہیں ۔ ایکہی قوم سے ہیں ۔ ایکہی گورنمنٹ کی رعایت میں ہیں ۔ یہہ تو ناممکن ہے کہ آپ کبھی ہو سکینگے ۔ مگر ایک اور مصیبت ہے مصیبت کا ہیکی بار عظیم ہے جو صرف ہمارے ہی واسطے تیری ہوئی ہے وہ کیا ہے؟ وہی +

دوئم ۔ ذات کا امتیاز ۔ +

روئے زمین پر کوئی ملک ایسا نہ ہوگا جسمیں ہمارے ملک کیطرح ذات پات کا امتیاز ہوا اور یہہ روک امتیاز کے لئے ایسی ٹھوکر ہے جو ہمیشہ وقت پر منہہ کے بل گرا دیتی ہے جب تک یہہ دور نہو کسطرح صلح و موافقت کی بنیاد قایم ہو سکتی ہے ۔ یوں بعض دفعہ دیکھنے کو جب آپسمیں اکٹھے ہوتے ۔ تو دوستی و اتحاد کا دم بھرا جاتا ہے اُس کہنیکو تو مذہب کی جدائی کہی جاتی ہے مگر مذاہب تو ذاتوں پر موقوف ہے اور امتیاز ذات کھانے پینے پر اور اگر ہم اسبات پر غور کریں کہ یہہ امتیاز دور ہو تو ناممکن ہے اور جب تک ہم نوالہ ہم پیالہ نہوں ۔ وہ یگانگت جسکی ہمکو ضرورت ہے کیسے ہو سکتی ہے اگر ہم ایک ہونیکا دعوی کریں تو بیوقوف ٹھہرینگے کیا ہندوؤں کے درمیان ہم گائے کی عزت جو وہ کرتے ہیں دور کر سکتے ہیں یا سور کی پلیدی محمدیوں کے خیالات سے ۔ غضب ہے تو یہی ہے کہ مسلمان گائے کو ایک عام حیوان سمجھیں اور ہنود دیوتا تصور کریں اور جہانتک ہر دو سے ممکن ہو سکتا ہے ایک دوسرے کی ضد پر کرتے ہیں اگر مسلمانوں نے گائے کی قربانی کی ۔ تو ہندوؤں نے جامع مسجد دہلی میں سور نا مانگ دیا ۔ اب کہو کہ کیونکر یہہ مخالفت دور ہو سکے ۔ ہر دو نے ذاتی امتیاز کو مذہب کا اصول قایم کر رکھا ہے اگرچہ اس قید سے آزادی حاصل کرنی ناممکن معلوم ہوتی مگر ایک صورت ہے جسکا نقشہ انجیل میں کھینچا ہوا ہے ۔ خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ آسمان کی بادشاہت میں کھانا پینا نہیں ۔ وہ چیز جو انسان کے منہہ میں جاتی ہے اُسکو ناپاک نہیں کرتی بلکہ وہ چیز انسان کو ناپاک کرتی ہے جو آدمی کے منہہ سے باہر آتی ہے یعنی بُرے خیالات وغیرہ +

پھر لکھا ہے کہ پیٹ کھانے کے واسطے اور کھانا پیٹ کے واسطے ہے ۔ خداوند ان دونوں کو ہلاک کریگا +

اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں ہیں ۔ سو جبتک ان باتوں کو قبول کیا جاوے ممکن نہیں کہ کسیطرح بھی یہہ مخالفت دور ہو اور

میاں اللہ دیا صاحب کی ادھیڑ بن

ہم نے سرسری نظر سے میاں اللہ دیا صاحب کی نئی تصنیف میزان التعلیم دیکھی ہم اُسکی بابت بہت کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ مگر صرف اتنا کہ ایک کنجری عورت سے کسی نے پوچھا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ کنجری کم رسیدہ ہو جائے یا کہ دوسری عورتیں تیری مانند ہو جائیں تب اُس نے جواب دیا کہ دوسری عورتیں میری مانند ہو جائیں کیونکہ اس طرح دیکھوں جس طرح وہ مجھکو دیکھتی ہیں یہی حال میاں اللہ دیا صاحب کا ہے مناسب تو یہہ تھا کہ جو الزام پادری ٹھاکر داس صاحب نے قرآن پر لگا کر اُسکی عدم ضرورت ثابت کی ہے اُسکی تردید کرتے لیکن نہیں اُن سے اس طرح سے یہہ تو ہو نہیں سکا۔ مگر اُنہوں نے تمہاری بائبل میں یوں ہے تمہاری انجیل میں یوں ہے جناب پہلے اپنی کتاب کو صحیح کر لو۔ نہ کہ دوسرے کو ملزم ٹھہراؤ ——— ہم پادری ٹھاکر داس صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ اس کے جواب کے لئے اپنا قیمتی وقت ضایع نہ کریں کیونکہ اس سے تحقیق غرض نہیں معلوم ہوتی۔ صرف ضد اور بے سروپا اعتراض۔ اور وہ بھی پرانے۔ کہ خدا سوتا ہے خدا اٹھتا ہے وغیرہ فضول۔ واہ میاں اللہ دیا صاحب —

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

ہم اپنے ہمعصر مخزن مسیحی کے اُس آرٹیکل سے جسکا راقم ایک ناظر ہے جو یکم جنوری کے پرچہ میں شایع ہوا ہے۔ بالکل متفق ہیں کہ حقیقت میں مشن سکولوں کا ایسا ہی حال ہے جیسا ناظر صاحب نے تحریر فرمایا۔ افسوس کہ ہمارے پرچہ میں گنجایش نہیں۔ ورنہ ہم اُسکو بجنسہ درج کرتے۔ وہ مضمون مشن سکولوں کے سپرنٹنڈنٹوں کے قابل غور ہے۔ جو کچھ اُس میں تحریر ہے بالکل راست ہے سرمو فرق نہیں +

بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

۲ باب

ان قوموں کے بیان میں جو روم میں باہم جھگڑا کرتے تھے ۱۳۳ سے ۳۱ سنہ تک

پہلی فصل
ال گراکے کے بیان میں

اس زمانہ میں جسکا بیان کیا جاتا ہے رومی اُس ظلم کا بدلہ جو اور قوموں پر کرتے رہے پاتے تھے بعضے صاحبان سنٹ اور عوام کے درمیان ایسا جھگڑا ہوا جس سے روم کے کوچہ خون سے بھر گئے اور آخر میں سلطنت جمہوری برباد ہو گئی ان لوگوں میں سے جس نے شروع میں فساد اُٹھایا تیبریاس سمپرنیاس گراکس تھا +

اُسکا والد ایک افسر تھا جسنے ملک اسپین میں شجاعت کے ساتھ جنگ کی تھی اور اُسکی والدہ مسماۃ کرنیلیا سیپیو افریکانس کی بیٹی تھی کرنیلیا ایک عالی مزاج عالم اور خوبصورت عورت تھی اگرچہ جوانی میں بیوہ ہو گئی تھی لیکن اپنی اولاد کیخاطر دوسری شادی کرنے سے انکار کرتی تھی کہتے ہیں کہ ایک روز ایک اشراف عورت نے اپنے زیورات کرنیلیا کو دکھلایا اور جب دکھا چکی تو کہا کہ آپ بھی اپنے زیور دکھلائیے اسپر کرنیلیا نے اپنے بچوں کو دکھا کے کہا دیکھو میرے جواہرات کرنیلیا اپنے بیٹوں کی ترقی کے لئے بہت کوشش کرتی تھی جب اُسکے بیٹی سمرونیہ کی شادی سیپیو میلیانس کے ساتھ ہوئی تو وہ کہتی تھی کہ اسمیں میری عزت نہیں کہ میں افریکانس اول کی بیٹی ہوں اور افریکانس ثانی کی ساس ہوں مگر یہہ کہ میں ال گراکا کی ماں ہوں جب تیبریاس گراکس ٹرابیون کے عہدے پر مقرر ہوا تو اُسنے ایک قانون مقرر کرنا چاہا جس سے سرکاری زمین تقسیم کیجاوے اور اگرچہ وہ بہت زور و شور سے مخالف ہوئے تو بھی وہ قانون جاری ہو گئے جب دوسری بار لوگ اُسکو ٹرابیون کے لئے چننے لگے تو اُنہوں نے بازار میں بڑا ہولڑ مچایا جب صاحبان سنٹ کو خبر ہوئی کہ گراکس اپنے کو بادشاہ بنایا چاہتا ہے تو وہ پُرغضب ہو گئے چوک میں آئے عام لوگ بھاگ گئے لیکن گراکس معہ تین سو آدمیوں کے قتل کیا گیا اُسکی لاش دریائے تیبر میں ڈبوئی گئی +

تیبریاس کا بھائی کیس نام اُس سے ۹ برس چھوٹا تھا اُس کی ماں نے اُسکو بھائی کے طریقہ سے روکنے کے لئے بہت کوشش کی لیکن کچھہ مفید نہ ہوئی جوانی میں وہ ٹرابیون مقرر ہوا اور جسوقت وہ اِس عہدہ پر مقرر ہوا تو اُسنے اپنے بھائی کے قانون کو جاری کیا اور اُسنے اور ایسی کارروائی کی کہ ملک کے لئے ہلاکت کا اندیشہ پیدا ہوا سیپیو املیانس جب تک زندہ رہا صاحبان سنٹ کی مدد کرتا رہا لیکن اُسکی موت ایسی اچانک ہوئی کہ کیس گراکس اور اُسکی بہن پر زہر پلانے کا الزام لگایا گیا لیکن یہہ الزام سچا نہ تھا آخر کار کیس اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوا جب صاحبان سنٹ اُس خطرناک کارروائی کو موقوف کرنے لگے تو اُسپر بڑا فتنہ برپا ہوا اور کچھہ لوگ جمع ہو کر لڑائی کرنے کے لئے تیار ہو گئے اِس صورت حالت کیواسطے کیس تیار نہ تھا اور یہہ نہ چاہا کہ میں اپنے وطن کے برخلاف لڑوں سو بے ہتھیار مفسدوں میں شریک ہو کر صاحبان سنٹ کے ساتھ صلح کرنیکے لئے کوشش کی صاحبان سنٹ بجائے اِسکے کہ عرضی کیطرف خیال کریں ایک لشکر کو بھیجا جسکو دیکھکے کیس کے ساتھی بھاگ گئے اِس حالت کو دیکھکے کیس نے ایک باغ میں جا کر اپنے غلام کو حکم دیا کہ مجھکو مار ڈال غلام نے اُسکو قتل کر کے خودکشی کی صاحبان سنٹ نے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی کیس کو مار ڈالے ہم اُسکے سر کے وزن کے برابر سونا دینگے چنانچہ جس شخص نے اُسکی لاش کو پایا اُسنے سیسے سے بھر کے اپنی مزدوری کو بڑھایا جو لوگ کیس گراکس کے طرفدار تھے سپاہیوں نے اُنکا پیچھا کیا اور بیرحمی سے تین ہزار آدمیوں کو قتل کیا

کرنیلیا بعد اُسکے کہ اُسکے جواہرات کھوئے گئے ایک گاؤں میں جا رہی جہاں بہت برسوں تک عزت کے ساتھ زندگی گذرانی جب مری تو اُسکی یادگاری کے لئے ایک ستون اُسکی قبر پر کھڑا کیا گیا جسپر یہہ عبارت کھودی گئی یہہ ال گراکی کی ما + باقی آیندہ

مراسلات

(سلسلہ کا نام کے لیئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۳ جنوری نمبر ۲)

براہین احمدیہ

مقدمہ صفحہ ۱۱۶ سے ۱۲۸ تک

ریویو نمبر ۲

مرزا غلام احمد صاحب محمد صاحب کا اور سب نبیوں پر افضل ہونا حسب ذیل ثابت کرتے ہیں ✢

قولہٗ (صفحہ ۱۲۴ - حاشیہ) اس سے آنحضرت کا دوسرے نبیوں سے افضل ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت کو تمام عالم کا مقابلہ کرنا پڑا اور جو کام حضرت ممدوح کو سپرد ہوا وہ حقیقت میں ہزار دو ہزار نبیوں کا کام تھا۔۔ اسلئے اُسنے آخری ہدایت کو تمام دنیا کے لئے مشترک بھیجا۔۔۔ پہلے نبیوں کی محدود کوشش تھی کیونکہ اُنکی رسالت بھی ایک قوم میں محدود ہوتی تھی اور آنحضرت کی غیر محدود اور وسیع کوشش تھی کیونکہ اُنکی رسالت عام تھی یہی وجہ ہے کہ جو قرآن شریف میں دنیا کے تمام مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے اور انجیل میں صرف یہودیوں کی بد چلنی کا ذکر ہے پس آنحضرت کا ایسی غیر محدود کوشش سے دوسرے نبیوں سے افضل ہونا ثابت ہے ✢

اقول - واضح ہو کہ محمد صاحب کی یہہ فضیلت صرف مرزا صاحب کی تجویز ہے - ورنہ محمد صاحب اپنے تئیں اور نبیوں سے افضل نہیں کہتے اور نہ اپنی کوشش کی ایسی عمومیت کا دعویٰ کرتے ہیں مرزا صاحب کی دونوں باتوں کا قرآن اور انجیل انکار کرتے ہیں ہاں نہیں مرزا صاحب کے اس قول کی بھی تردید موجود ہے - چنانچہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد اور قرآن صرف اہل عرب کے لئے تھے - اور اُسکی اول وجہ محمد صاحب نے قرآن میں یہہ پیش کی ہے سورہ ابراہیم آیت ۴ - اور کوئی رسول نہیں بھیجا ہم نے مگر بولی بولتا اپنی قوم کی کہ اُنکے آگے بیان کرے - انتہیٰ اسلئے اہل عرب کے لئے محمد عربی بولتا نبی تھا سورہ شوریٰ آیت ۵ - اور اسیطرح بھیجا ہم نے قرآن عربی زبان کا کہ تو (محمد) ڈر سناوے بڑے گانوں کو اور اُسکے آس پاس والوں کو - دوسری وجہہ قرآن میں یوں مرقوم ہے سورہ قصص رکوع ۵ - آیت ۴۶ اور تو نہ تھا طور کے کنارے جب ہمنے آواز دی - ولیکن مہر ہے تیرے رب کی کہ تو ڈر سناوے ایک لوگوں کو (نہ کہ تمام دنیا کو) جن پاس نہیں آیا کوئی ڈر سنانے والا تجھسے پہلے - شاید وے یاد رکھیں - یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ محمد صاحب صرف اہل عرب کو ڈر سنانے کے لئے بھیجے گئے تھے نہ جسطرح مرزا صاحب لکھتے ہیں اور بھی دیکھو سورہ انبیا آیت ۱۰ رکوع پہلا ہم نے اُتاری ہے تمکو کتاب کہ اُسمیں تمہارا نام ہے کیا تمکو بوجھ نہیں - یعنے اہل عرب کے لئے کتاب اُتاری گئی ہے جسمیں اُنکا نام ہے پھر سورہ انعام رکوع ۲۰ - آیت ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ - اور ایک یہہ کتاب ہے کہ ہمنے اُتاری برکت کی سو اسپر چلو۔۔۔ اسوسطے کہ کبھی کہو کہ کتاب جو اُتری تھی سو دو ہی فرقوں پر ہمسے پہلے اور ہمکو اُنکے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی - اور یا کہو کہ اگر ہمپر اُترتی کتاب تو ہم راہ چلتے اُن سے بہتر سو آچکی تمکو تمہارے رب سے شاہدی اور ہدایت اور مہربانی یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کیوں اور کنکے واسطے نازل ہوا جسطرح اگلے لوگوں میں کتاب اور نبی بھیجے گئے تھے اب اسیطرح اہل عرب کے لئے بھی کتاب اور نبی آئے - اس سے حضرت کی اگلے نبیوں پر فضیلت کی بو بھی نہیں آتی ہے - مگر اُنکے موافق محمد صاحب اپنے تئیں اپنی قوم عرب کا نبی کہتے ہیں - مگر مرزا صاحب افضل بتلاتے ہیں !!! تیسری وجہہ قرآن سے یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اُسمیں سوائے مسلمانوں کے اور فرقوں کو بھی نجات ہو سکتی ہے جو قرآن کے محدود بالعرب ہونیکی ایک اور وجہہ ہے - دیکھو سورہ بقر رکوع ۸ - آیت ۶۱ - یوں ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو لوگ یہود ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین جو کوئی یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا نیک تو اُنکو ہے فردوس اپنے رب کے پاس اور نہ اُنکو ڈر ہے اور نہ وے غم کھاویں - اسکے مطابق سورہ مائدہ رکوع ۱۰ - آیت ۷۳ - البتہ جو مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں اور صابئین اور نصاریٰ جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل کرے نیک نہ اُنپر ڈر ہے نہ وے غم کھاویں - پس قرآن سے محمد صاحب کی فضیلت اور مدعا کی عمومیت جو مرزا صاحب بیان کرتے ہیں بالکل رد ہوتی ہے - اب اُسکی کیفیت انجیل سے سُنو ✢ باقی آئندہ

مختصر احوال کھیڑہ بجھیڑہ ضلع شاہجہانپور

ناظرین اخبار کو واضح ہو کہ یہہ وہ کھیڑہ بجھیڑہ ہے کہ جسمیں سنہ ۵۷ء کے غدر میں کرنیل ججی گون صاحب بہادر نے پناہ لی تھی کئی ایک ٹھاکر اور برہمن جو نہایت غریب و غریب خاندان کے تھے اُنکے بچانے کے سبب خیرخواہی میں زمینداری پا گئے صاحب موصوف نے طلبہ کے فائدہ کے لئے ایک مدرسہ مشن کمیاؤنڈ میں نہایت عمدہ بنوا دیا اور دو مدرسہ نسواں بھی یہاں گانوں میں ہیں ایک کھیڑہ دوسرا بجھیڑہ میں سب اسکولوں سے زیادہ ترقی بجھیڑہ گرل اسکول میں ہے مگر استاد کی تنخواہ کمتر ہے یہہ گانوں بڑا فتنہ انگیز ہے شرارت اسی ہی گانوں پر ختم ہے کوئی مہینا خالی نہیں جاتا کہ دو چار جھوٹھے مقدمہ سرکار میں نہ جاتے ہوں شاہجہانپور کی ایک چوتھائی کچہری کھیڑہ بجھیڑہ والوں کے مقدموں سے بھری رہتی ہے اُنکو چلانے کو ہر دم مستعد نشہ پینے کے بڑے شوقین از حد گالی بکنے والے جو والدین کہ اپنے لڑکے لڑکیوں کو مدرسہ میں بھیجتے ہیں بڑا احسان جتاتے ہیں زمیندار بگڑی ہوئی رعیت پر ظلم کرنے والے رعیت ایک دوسرے کی بدخواہ مدرسہ کے طالب علموں کے روکنے والے شیطان کے حکموں کی تعمیل پر کمر کسے ہوئے فیس کے نام مدرسہ میں کوڑی نہیں دیتے انعام کے بڑے مستحق پادری صاحب سے فریاد کرتے ہیں (ہمارے لڑکا کو انعام نہیں ملا ہم اب اپنے لڑکے کو نہیں بھیجیں گے) بڑا احسان کرینگے ہش کبھی اُستادوں میں نہیں منتی ہیڈ ماسٹر صاحب بجھیڑہ کے اُستاد سے عبث ناراض جسکا ذرا بھی قصور نہیں غرض یہہ گانوں نہایت بگڑا ہے دوسرا صدوم عمورہ ہی ضلع شاہجہانپور میں واقع ہے بڑی حیرت میں ہوں کہ قریب ۲۵ برس سے اسجگہہ پر

مسیحی تعلیم خوب سرگرمی کے ساتھ سنائی جاتی ہے دور دور کے انگریز پادری اسجگہہ پر کلام سنانیکو آتے ہیں مگر پتھر دل ذرا بھی نہیں پگھلتے شاید یہہ گانوں کبھی نہ سنبھلیگا مگر پیارے مسیح کے اس کلمہ سے کہ ابھی گلہ اور ابھی گذریا ہوگا بڑی امید ہے کہ رفتہ رفتہ سنبھلیگا +

میں نے مناسب سمجھا کہ ناظرین اخبار کو اس جگہہ کی خبر دوں کہ ایسے ایسے گانوں بھی اس دنیا کے تلے پڑے ہیں اگر میں آگے کچھہ کرتب لکھتا تو شاید آپ باور نکرتے پس اتنے ہی پر قناعت کی ۔ فقط +

اگر ہو سکا اور موقع ملا تو یہاں کے دو چار لطیفہ آپ لوگوں کے لئے تحریر کرونگا +

مرقومہ ہنیاں میں یوا مرجن مشن گمہیرو بھبھیر ضلع شاہجہانپور

ہندو مذہب

نمبر ۲

آریہ لوگ اس ملک میں کہاں سے آئے

آجکل علمائے اس بات کے قایل ہو گئے ہیں کہ آریہ لوگ کسی غیر ملک سے ہندوستان میں آئے ہیں اور یہہ لوگ ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں اور ہندو لوگ جو ہندوستان کو آریہ ورتا کہتے ہیں سو یہہ نام اس ملک کا وید میں نہیں پایا جاتا ۔ اور چند دلایل غالب معلوم ہوتا ہے کہ انکا مسکن وہ ملک تھا جو بحر کیسپین کی دکھن اور یورپ کے کونے میں ہے اور جسکو پرانے یونانی جغرافیہ والے آریانہ اور اسکے باشندوں کو آرین کہتے تھے اور وہ دلایل یہہ ہیں +

۱ — ہندوؤں کا ایک پرانہ بزرگ بنام کیشفا ہے جسکو وہ اب بھی مانتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ کیسپین سے علاقہ رکھتا ہے +

۲ — ہندوؤں میں یہہ قصہ بہت مشہور ہے کہ جب دنیا شیاطین کے اختیار و قبضہ میں آگئی تھی تو وشنو نے ناٹے کی صورت میں اوتار دھار کر اجازت پائی کہ جتنی زمین اسکے تین قدموں میں آوے وہ اسکو لیلیوے سو اجازت پاکر وشنو نے تین قدموں سے دنیا کے تینوں حصوں کو لے لیا ۔ اور اس قصہ کی اصل وید میں پائی جاتی ہے جیسا کہ رگوید کے اشٹکا اول سکت ۲۲ کی ۱۶ و ۱۷ رچاؤں میں ہے ۔ ترجمہ ۔ ایسا ہو کہ دیوتا ہمیں اس قطعہ زمین سے بچاویں جہاں سے کہ وشنو نے بوسیلہ سات وزنوں کے قدم رکھے وشنو نے اس دنیا کو طے کیا تین دفعہ اسنے اپنا قدم جمایا اور تمام دنیا اسکے قدم کی خاک میں جمع ہو گئی ۔ پس اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے باپ دادے جس زمین سے چلے آئے تھے اس زمین میں پھر نہیں جانا چاہتے تھے اور یہہ اس ملک کے اصلی باشندے نہ تھے +

۳ — معلوم ہوتا ہے کہ اس زمین کے باشندے ہندوؤں کے رشتہ دار تھے اور کسی نہ کسی سبب سے اُن میں اور اِن میں پھوٹ پڑی اور ایسی عداوت ہو گئی کہ جب یہہ لوگ انکو چھوڑ کر آئے تو انسے کچھہ بھی علاقہ نہیں رکھنا چاہتے تھے چنانچہ وید میں ایک لفظ بھراتِ ورِیا ہے جسکے اصلی معنے ہیں بھائی سا یا چچیرہ بھائی لیکن اسکے معنے بسبب عداوت برادرانہ دشمن کے ہو گئے اور وید کے ایک منتر میں یہہ ذکر ہے ۔ کہ اُس گنہگار کا جو گناہ کی اصل صورت ورتر ہے اس دشمن سے بچاوے +

۴ — وید میں سوم کے پودے اور اسکے رس کے استعمال کا ذکر کثرت پایا جاتا ہے اور یہہ پودہ ہندوستان کا نہیں اگر کوئی اور دلیل نہ ہوتی تو یہی ایک دلیل اس بات کے ثابت کرنیکیلئے کافی تھی کہ یہہ لوگ اس ملک کے باشندے نہ تھے + باقی آیندہ

حاشیہ — دیانند جی کے پیرو اپنے گرو دیانند جی پر میشور کے اوتار دھارنے سے بالکل منکر ہیں اور جابجا اپنے لکچروں میں فرمایا کرتے ہیں کہ پرمیشور نے کبھی اوتار دھار کر کوئی کام نہیں کیا اور پرانوں میں جو کچھہ پرمیشور کا اوتار لکھا ہے بالکل غلط اور برہمنوں کا جعل ہے لیکن یہہ فرمانا اُنکا بالکل غلط اور وید کے برخلاف ہے کیونکہ وید میں اُن دیوتاؤں کی نسبت جنکو دیانند جی اور انکے پیرو پرمیشور بتلاتے ہیں کئی جگہوں پر جنم لینا ثابت ہوتا ہے +

چنانچہ اندر کی بابت رگوید اشٹکا اول کے سکت ۱۰ کی رچا ۱۱ میں ہے ۔ ترجمہ ۔ ای اندر کوسیکا کے پتر جلد آخوش ہو کر اگ لی اُس شخص کی عبادت کر جو تعریف کے لایق ہے مجھہ رشی کو بڑا مالدار کر دے +

واضح رہے کہ تمام پرانوں کے شجروں میں لکھا ہے کہ کوسیکا کا بیٹا رشی وشوامتر تھا اور سائنا چارج اسکی وجہہ بیان کرنے کو کہ اندر وشوامتر کیونکر ہو گیا یہہ قصہ بیان کرتا ہے جو کہ ستمہ انو کرمنکا میں درج ہے اور اس میں یہہ لکھا ہے کہ کوسیکا اشراتھا کے پتر نے اپنے دل میں یہہ چاہا کہ اندر کے مانند میرا بیٹا ہو اسلئے تپ کیا جس تپ کے عوض میں اندر گاتھی کے گھر پیدا ہوا اور گاتھی کو پرانوں میں کا دی لکھا ہے پھر رگوید اشٹکا اول کے سکت ۱۰ کی پیشانی پر فہرست نامہ کی (انو کرمانکا) میں اس سکت کے مصنف رشی ساوی کو اینگرس کا بیٹا لکھا ہے جسکی بابت سائنا چارج وغیرہ لکھتے ہیں کہ اینگرس نے اندر کی پرستش اس غرض سے کی تھی کہ مجھے اندر ایسا لڑکا دیوے جو خود اسکے مشابہ ہو اندر نے اس سبب سے ساوی نام دھر کر اینگرس کے گھر جنم لیا +

پھر اُسی سکت ۱۰ کی رچا ۱۲ میں ہے ۔ ترجمہ ۔ ای اندر تو نے مُبّے کا کشیوت کو جسنے تیری اُستت کی تھی اور بس بڑھایا تھا نوجوان چاپادی تو وہ سکر ومنار شاہ ساناکی لڑکی تھی یہہ تمام تیرے کام پوجا کے قصہ بیان کرنے چاہئے +

اسپر سائنا چارج وغیرہ نے رگوید کے برہمناؤں سے یہہ عجب کہانی لکھی ہے کہ اندر خود منار شاسانا کی بیٹی بن گیا اور بعدازاں اُسپر عاشق ہو گیا ۔ اور واضح رہے کہ منا جسکا حال پرانوں میں درج ہے تیرس کی ایک دختر تھی +

پھر اندر جو دیانند جی اور اُنکے پیرو والوں کے نزدیک خدا تصور کیا جاتا ہے اُسکی نسبت وید سے معلوم ہوتا ہے کہ مارت نے آسے بادلوں کی صورت اختیار کرنیکی ترغیب دی جیسا کہ رگوید اشٹکا اول سکت ۶ کی ۴ رچا میں ہے ۔ ترجمہ ۔ اسکے بعد حقیقت اُنہوں نے اپنے نام کے جو بہت سے پاک رسموں میں کیجاتی ہے پھر دیکھکر کہ منہہ برسنے کو ہے اندر کو بادلوں کی صورت اختیار کرنے کی ترغیب دی + باقی

مختلف واقعات

سخت آتشزدگی

مدراس کی آتشزدگی کی خوفناک کیفیت مندرجہ ذیل ہے۔ قیصری جشن کے میلہ پر مدراس کے پارک میں نہایت ہولناک حادثہ ہوا۔ بنیڈ کے احاطہ کے اندر جو قریب سو سو گز قطر میں ہے اور جسکے تمام حلقے میں عارضی مکان بنائے گئے ہیں صرف چار دروازے تھے۔ یہہ حلقہ ہزاروں لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ لوگوں نے گھبراہٹ میں آکر دفعتاً ایک دروازہ کی جانب بکثرت سے بھاگنا شروع کیا کہ دروازہ میں ہو کر نکل جانے کا فوراً رستہ بند ہو گیا۔ آگ نے لوگوں کو گھیر لیا اور وہاں آتشگیر چیزوں کی وجہ سے جنسے احاطے کے گرد مکانات بنے ہوئے تھے۔ بہت جلد بھڑک آئی اور سینکڑوں آدمی جل گئے یا انکا دم گھٹ گیا۔ جان کا نقصان چار سو سے زیادہ ہوا۔ ایک انگریزی سپاہی دو تین یورپین لیڈیاں لڑکیاں اور چند یورپین بچے غائب ہیں۔ قریب چوتھائی مکانات کے جو گول احاطے میں تھے آگ کے الگ ہو جانے کی وجہ سے بچ گئے۔ قبل اس سے کہ فائر انجن کام دیسکیں آگ بانٹنائے مذکورہ بالا کل احاطہ میں پھیل گئی۔ غالباً جلنے سے بیشتر اکثر آدمیوں کا دم گھٹ گیا تھا کیونکہ بہت لاشوں پر کوئی نشان جلنے کا نہیں پایا جاتا تھا۔ مجروح سپتال میں مرہم پٹی کے لئے داخل کئے گئے۔ میڈیکل کالج کے طالبعلم کثرت سے اسپتال میں جمع ہو گئے اور انہوں نے بڑی مدد دی۔ روئی کے گدے پھاڑ ڈالے گئے اور انکی روئی زخموں کے صاف کرنے میں لائی گئی۔ پارک میں نہایت رنجآمیز کیفیت نظر آتی تھی ہزارہا آدمی لاشوں کو دیکھ بیحال رہے تھے اور غایت شکستہ خاطر رشتہ داروں یا دوستوں کو تلاش کر رہے تھے۔ بہت سی لاشیں بالکل شناخت نہیں ہوئیں۔ ا۔ع

ضلع گورداسپور سے کارسپانڈنٹ لکھتے ہیں کہ بارش کی سخت ضرورت ہے۔ نرخ اجناس روز بروز گران ہوتا جاتا ہے۔ قحط کے آثار ہیں۔ خدا محفوظ رکھے۔ پولیس برما کے لئے رکروٹ (رنگروٹ) بھرتی ہو رہے ہیں ✚

روسیوں نے یہہ ارادہ کیا ہے کہ ریل کی گاڑیاں گرجوں کے طور پر چلائی جائیں بروز اتوار اور عیدوں کے دنوں میں ٹرینوں میں ملحق کیجایا کریں تاکہ مسافروں کی عبادت میں ہرج نہ ہو۔

سنا جاتا ہے کہ برما کے ڈاکوؤں کی یورشیں بدھ مذہب کے کاہنوں کی کارروائی ہے۔ تاکہ مسیحی مذہب نیست کیا جائے۔ ان ڈاکوؤں نے کیرن مسیحیوں پر بڑی بے رحمی سے حملے کئے۔ لہذا اب وہاں کی کلیسیا و بدھ جنگ کی نوبت پر آرہی ہے۔ خدا اس کا انجام بخیر کرے ✚ م۔م

سُن لیا ہم لوتھرن کلیسیا کے شہر کار کی ترقی کے روکنے کی وجہ سے زار روس نے انکے تلقین سوال و جواب اور کنفرمیشن کو منع کر دیا ہے ✚

پرنس آف ویلز کی دو شہزادیوں نے جنمیں سے ایک کا سن ۱۹ برس کا اور دوسری کا ۱۸ برس کا ہے تین پہیے کی گاڑی (ٹرائی سکل) کی سواری میں بڑا نام پیدا کر لیا ہے بلکہ پچاس میل کا چکر لگانا انکے لئے کچھ بات ہی نہیں ہے ✚

میسور کی مہارانی کے اسکول کی لڑکیاں ولیسلی صاحب سے ملنے کو فراہم ہوئیں۔ ولیسلی صاحب اس بات سے بڑے خوش ہوئے کہ میسوری بی بیاں علانیہ آزادی سے ہر ایک کے ساتھ ملتی جلتی ہیں۔

نیپال میں طلاق کا یہہ دستور ہے کہ کاٹھمنڈو کے میدان میں ایک نشان ہے جب کوئی عورت طلاق چاہتی ہے تو اسکی جانب دوڑتی ہے اور اُس کا شوہر ایک گھوڑے پر چڑھکر تعاقب کرتا ہے اگر عورت پہلے پہنچ گئی تو اُس کو طلاق مل جاتی ہے نہیں تو اُس کا شوہر اسکو لے جاتا ہے۔

سرکاری خبریں

کرنیل ایس۔ جے۔ ایچ۔ لے صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی کمشنر دہلی کو ۱۲ تاریخ جنوری ۱۸۸۸ء سے یا بعد ازاں تاریخ استفادہ سے ۳ ماہ کی رخصت خاص عطا ہوئی۔

اے۔ آر۔ بلمن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر انبالہ دہلی میں قائم مقام کمشنر ہونگے اور جے۔ سی۔ برون صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مظفر گڈھ انبالہ میں ڈپٹی کمشنر کا انتظام لیونگے۔ ایچ۔ ڈبلیو۔ سٹیل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ بجائے برون صاحب کے مظفر گڈھ کو تبدیل ہونگے اور ہوشیارپور سے جی۔ ناکس صاحب بہادر گوجرانوالہ میں سٹیل صاحب سے انتظام لیونگے ✚

سی۔ آر۔ ہاکنس صاحب بہادر قائم مقام ڈویژنل جج ہوشیارپور ضلع ہوشیارپور کے ڈپٹی کمشنر ہوئے ہیں۔ ایف۔ ڈی۔ او۔ بلک صاحب بہادر ڈویژنل جج ملتان بجائے ہاکنس صاحب کے ہوشیارپور کو تبدیل ہوئے ہیں۔ کرنیل ڈبلیو۔ جے۔ پارکر صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی بجائے بلک صاحب کے ملتان میں ڈویژنل جج کا کام کرینگے۔ اور (بتنسیخ احکام سابقہ جنکے رو سے واکر صاحب کو ملتان جانا تھا) جی۔ سی۔ واکر صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر دہلی راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ جج کا کام کرینگے ✚

بمبئی میں گونگوں اور بہروں کی آسایش کے لئے ایک مدرسہ جاری ہے۔ جہاں انکی تعلیم و تربیت کا انتظام ہوتا ہے۔ اور ہر درجہ اور فرقہ کے طلبا اسمیں بھرتی کئے جاتے ہیں۔ جنکو فیس دینے کا مقدور ہے۔ انسے کچھ تھوڑی فیس لی جاتی ہے۔ اور غریب اطفال مفت بھرتی کرلئے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے سوا باقی کل طلبا کو علوم دنیوی کی تعلیم دیجاتی ہے۔ کل ہندوستان میں دو لاکھ پچاس ہزار گونگے اور بہرے ہیں انمیں ۱۶ ہزار احاطہ بمبئی میں پائے جاتے ہیں۔ یہہ سکول گرینٹ روڈ میں ہے۔ اور یہاں پر انکی تعلیم کا عمدہ انتظام ہے ✚

م۔م

بقیہ کارروائی میونسپل کمیٹی قصبہ جگراؤں منعقدہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۶ء

عرضی محمد حسن لپسر حامد خاں بدرخواست معافی فیس بوجہ افلاس
۷۸۷ تجویز ہیڈ ماسٹر مدرسہ کیفیت دیوے کہ بروئے قاعدہ جدید فیس معاف ہو سکتی ہے یا نہیں تجویز لالہ جیمن داس وائس پریذیڈنٹ بدرخواست فیصلہ کرائے جانے بمدرسہ زنانہ ہندی +
۷۸۸ تجویز منظوری سے سفیدی مکانات مدرسہ کرائی جاکر
درخواست استعفا اللہ دتا نائب مدرس بدرخواست منظوری +
تجویز سائل نوکری سکول جالندھر کے جانے سے انکاری ہے اور استعفا دیا ہے مناسب ہے کہ منظور کیا جاوے بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی گزارش کی جاوے کہ اسامی سائل کی تخفیف میں رہے — رپوٹ بابو دیال ہیڈ ماسٹر مدرسہ جماعت پرائمری میں ۲۷ لڑکے ہیں تین اُستادوں کی ضرورت نہیں ہے — +
۷۸۹ تجویز بہ تخفیف نائب مدرساں کی اللہ دتا نے استعفا داخل کر دیا ہے خیر الدین بھی علیحدہ کیا جاوے بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر گزارش ہو کہ یہ اسامی بھی تخفیف میں رہے بوقت ضرورت جیسا مناسب ہوگا تجویز ہوگا۔ تجویز صاحب پریذیڈنٹ للعہ روپیہ بابت اجرت چھپوائی کارروائی مطبع نور افشاں بھیجی جائیں تجویز منظور ہو للعہ بابت اجرت بخدمت صاحب مہتمم مطبع بذریعہ چک بھیجے جاویں
تجویز صاحب پریذیڈنٹ کمیٹی چبوترہ میراں بخش قصاب نالی سے اندر ہے اور خانگی معاملہ میں مداخلت کمیٹی سے باہر ہے۔
۷۹۵ تجویز اطلاع ہوئی داخل دفتر ہو۔ تجویز مولوی شریف حسین نجیب آبادی درباب رسم دستیابی سلک کشیدہ کش برائے مدرسہ زنانہ اسلامیہ و بدرخواست اسباب سے کہ کام کشیدہ کا بازاری کس قدر تنخواہ کے معلم مدرسہ کے سپرد کیا جاوے تجویز بجلسہ آئندہ پیش ہو +
۷۹۶ روبکار اجلاسی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بطلب رپوٹ صفائی جرمانہ و جسٹری حیات و اموات +
۷۹۷ تجویز رپوٹ مطلوبہ تیار کی جاوے +

کارروائی میونسپل کمیٹی قصبہ جگراؤں منعقدہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ء

آج جلسہ خاص بمکان کمیٹی واقع ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ وقت ۱ بجے دن کے شمولیت ممبران ذیل منعقد ہوا۔ لالہ دیوچند صاحب پریذیڈنٹ لالہ جیمن داس صاحب وائس پریذیڈنٹ منشی چوہڑ سنگھ صاحب تحصیلدار لالہ تلسی رام صاحب لالہ بھیامل صاحب چودھری رنگی صاحب ممبران +

روبکار اجلاسی حضور ڈپٹی کمشنر بہادر محکومہ ۹ دسمبر ۱۸۸۶ء درباب بحالی لاجپت رائے محرر +
۷۹۸ تجویز حکم حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درباب بحالی لاجپت رائے محرر صادر ہوا اگرچہ کام نامبردہ کا لائق اطمینان نہیں ہے مگر چونکہ نامبردہ کو حضور ممدوح بحال فرماتے ہیں لہذا کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ لاجپت رائے بر کام اہل مدی جہاں سے وہ علیحدہ ہوا تھا بحال کیا جاوے ور وہ زیر نگرانی داروغہ کو جو سکرٹری کمیٹی کا ہے کام کریگا بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اطلاع کیجاوے
۷۹۹ رپوٹ لالہ تلسی رام صاحب ممبر بحث کاغذات حساب خرید فرش ٹاٹ ہمراہ داخل دفتر +
۸۰۰ تجویز اطلاع ہوئی کاغذات داخل دفتر ہوں +
رپوٹ لالہ تلسی رام صاحب ممبر بحث کاغذات حساب تعمیر کوٹھہ ناکہ والہ ہمراہ داخل دفتر تجویز اطلاع ہوئی کاغذات حساب داخل دفتر ہوں۔ حکم حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بہ بار شادو دی جانے تنخواہ سند رداس بانیٹر ورنش تجویز سررشتہ سے کیفیت طلب ہو کہ بقایا کس قدر ہے حکم حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بہ بار شادو دی جانے تنخواہ سعادت علی انسپکٹر گاڑی شتربان ×
۸۰۲ تجویز کیفیت سررشتہ پیش ہو کہ بقایا کس قدر ہے
۸۰۳ تجویز مکان چونگی میں کام وصول محصول ایک مالی معاملہ ہے اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غیر ملازم مکان کے اندر نہ بیٹھنے پاوے اور محصول دہندگان کو جنگلے سے باہر کھڑے رہیں یعنے جنگلے سے باہر رہیں۔ داروغہ مطبع

رہے ۸۰۴ درخواست گوپال داس سیکنڈ ماسٹر مدرسہ جگراؤں حال رخصتی بدرخواست ترقی خود۔
۸۰۴ تجویز کمیٹی ترقی کی بابت وعدہ نہیں کرتی جب بجٹ مل بعد انقضائے رخصت آویگا دیکھا جاویگا۔ درخواست نذیر احمد اُمیدوار بدرخواست ملنے تنخواہ بابت ایام کارگذاری خود +
۸۰۵ — مصرح الخدمت ازبجٹ تنخواہ لاجپت رائے دیئے جاویں۔ درخواست خیر الدین نائب مدرس تخفیف شدہ بدرخواست ملنے ناکہ داری اسامی سابقہ خود +
۸۰۶ تجویز سررشتہ سے کیفیت کہ نیا ناکہ دار کون ہے اور سائل کی جگہ کون مقرر ہوا ہے اور وہ مذکور اس یافتہ ہے یا نہیں +
عرضی محمد باقر اُمیدوار بدرخواست درج کیجانے نام سائل بذمرہ اُمیدواران ناکہ داران چونگی ہے۔ بالفعل کوئی گنجایش نہیں ہے عرضی داخل دفتر ہو +
کیفیت نوشتہ سید حسن مدرس اوّل فارسی تعمیل روبکار ۱۸۸۶ء درباب معافی فیس محمد حسن سائل مفلس +
۸۰۸ تجویز فیس معاف کیجاوے ہیڈ ماسٹر مطلع رہے +
ہنگام دورہ حضور صاحب کمشنر بہادر نے بابت شکستہ ہونے فرش نالیان اعتراض فرمایا بیشک درستی فرش وغیرہ امورات متعلقہ صحت کے مقدم ہیں مگر تو بھی گنجائش نہ ہونا مشکل لہذا تجویز ہوا کہ تحصیلدار صاحب و لالہ جیمن داس و لالہ تلسی رام صاحبان ممبران سب کمیٹی مقرر کئے جاویں کہ بابت اخراجات رپوٹ دیویں کہ ان کی رائے میں کون کون خرچ لائق تخفیف ہیں تاکہ گنجائش نکالی جاوے +
۸۱۰ تجویز سررشتہ سے جلسہ آئندہ تک کیفیت گذرے کہ رقوم مندرجہ بجٹ سے ایسی کون رقم ہے کہ جو بجٹ میں درج ہے اور ہنوز خرچ نہیں ہوئی — ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ء لہذا تجویز ہوا کہ
ایک نقل کارروائی بالا بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل ہو اور ایک نقل بغرض شایع ہونے کے بمطبع نور افشاں بھیجی جاوے +

لودیانہ

ہم نے پچھلے ہفتہ دو مقدمات کے فیصلہ کی بابت لکھا تھا۔ وہ افواہاً سنا گیا تھا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ تا ہنوز فیصلہ نہیں ہوا لیکن عموماً ایسے ہی فیصلے کے لوگ خواہشمند معلوم ہوتے ہیں امید ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ایسا ہی فیصلہ دینگے۔ جو دونوں کے حق میں مفید ہو۔ یہہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ صاحب موصوف آجکل اُن مقدمات کے فیصلہ لکھنے میں مشغول رہتے ہیں +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے مالیر کوٹلہ جانے کی خبر تھی وہ فی الحال ملتوی ہے جب تک کمیٹی اپیل کا گورنمنٹ سے جواب نکلے +

تحصیلدار سمرالہ ضلع لودیانہ نے دو ماہ کی رخصت حاصل کی اُنکی بجائے جعفر حسین صاحب داروغہ چونگی لودیانہ کام انجام دینگے چنانچہ یکایک کمشنر صاحب کے تار آنے پر ۱۵ تاریخ کو روانہ سمرالہ ہو گئے۔ اور بجائے داروغہ جعفر حسین صاحب کے فی الحال جب تک کمیٹی دوسرا انتظام کرے جیو خانصاحب داروغہ صفائی کام کرینگے اور اپنے کام کو بھی انجام دینگے +

دو ملاؤں میں بغرض حرام کی مثل جو بصادق آئی۔ دو نقل نویسوں کے درمیان ایک دیوانی مثل گم ہو گئی تحقیقات ہو رہی ہے ۲۹ تاریخ ماہ رواں پیشی مقرر ہے +

سردار چھیال سنگھ صاحب منصف لودیانہ نے رخصت سے واپس آکر ۲۹ تاریخ اپنے کام کا چارج لیا +

منشی خیر سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ ابھی تک بیمار ہیں سنبھالا کہ ایام بیماری انکی جگہہ بعض کی راہ کہ کرشن چند صاحب نائب تحصیلدار کام کرینگے بعض کہتے ہیں میر منصب علی صاحب +

ہفتہ گذشتہ کی رپورٹ پیدائش و اموات سے معلوم ہوا کہ پیدائش ۳۳ اموات ۱۲۔ صحت عمدہ ہے +

۳ تاریخ کو خوب دل کھولکر بارش ہوئی۔ مردہ فصل نے زندگی حاصل کی۔ سردی نے تو شملہ و دلہوزی کو بھی سرد کر دیا +

ضروری گزارش

ہم اپنے نامہ نگاروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ کوئی ایڈیٹیکل بغیر اپنے نام کے ہمارے پاس ارسال نہ کیا کریں سو تعمیل سے معاف فرماویں ایک صاحب بمقام ..... راستی فتنہ انگیز نہ معلوم کون ہیں انکا مضمون بنام پڑا ہے۔ وہ ایک بٹوارہ کی بابت ہے نامہ نگار کا پتہ لکھا نہیں۔ مفید عام مضمون ہوں خواہ دینی ہوں خواہ پولیٹیکل خواہ موشیل۔ مگر بے نام کوئی نہ ہونا چاہئے +

اڈیٹر اخبار نور افشاں

رسید زر

جناب منشی امام الدین صاحب سیالکوٹ	عہ ۴/
جناب پادری سوہن لال صاحب چنبہ	للعہ ۱۴/
دوارکا داس صاحب لودیانہ	عہ ۶/
کریم بخش صاحب داروغہ اپیل امرتسر (گوجرانوالہ)	۶/
جناب سندر لال صاحب سکرٹری صاحب لائبریری الور	ے ۴/
مسٹر ڈی ان ال صاحب سٹور کیپر سہارنپور	عہ ۴/
بوٹیلی صاحب لودیانہ	عہ ۶/
میونسپل کمیٹی جگراؤں	۱۴/

اسکو بھی ملاحظہ فرمائیے

شروع سال حال سے اخبار نور افشاں کا جدید انتظام کیا گیا ہے اور نیا منشی اسکے واسطے رکھا گیا ہے اسواسطے مشتریان اخبار نور افشاں و ناظرین اخبار ہذا مندرجہ ذیل امور پر بخوبی لحاظ فرماویں ×

۱ تمام خط و کتابت ہمارے نام سے ہونے چاہئے ×

۲ جو کچھہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی یا اور سبیل سے کوئی صاحب روانہ کریں تو وہ سوائے ہمارے اور کسیکو نہ دیویں ورنہ ہم ذمہ وار نہ ہونگے ×

۳ اگر کسی صاحب کی نسبت کوئی بیجا کلمہ اشارتاً کنایتاً ہماری غیر حاضری یا اور سبب سے اخبار میں درج ہو جاوے تو اسکی اطلاع فوراً ہمکو دینی چاہئے ×

۴ چونکہ یہہ پرچہ مذہبی ہے اسمیں شخصی عداوت یا توہین نہیں ہوتی ہے صرف دینی معاملات و کسیقدر پولیٹیکل مضامین ہوتے ہیں کوئی صاحب ہمارے اخبار سے کسی طرح سے مخالف نہ ہووے اور اگر کسیکو کسی قسم کا خوف اپنی توہین شخصی وغیرہ کا ہووے اُسکی بھی اطلاع ہمکو دینی چاہئے ×

المشتہر پادری سی بی نیوٹن صاحب اڈیٹر اخبار نور افشاں

اسکو بھی دیکھئے

ہمنے خیال کیا تھا۔ کہ آپ توجہ فرماوینگے۔ لیکن پھر بھی آپ نے ہمیں شکایت کا موقع دے ہی دیا۔ بعض صاحبوں نے تو بن مانگے عنایت فرماکر قیمت اخبار مرحمت فرمائی اور بعض مہربان اس اشتہار کے منتظر ہونگے اچھا یہہ بھی لیجئے۔ اب تو ضرور ہی زر قیمت سے مشکور فرمائے۔ آئندہ مطالبہ نہ کرنا پڑے اور پیشگی ۱۸۸۹ء کا بھی خیال رہے +

المشتہر مینیجر مشن پریس لودیانہ +

دستور العمل - یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شائع ہوتا ہے جنمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں اول ایڈیٹیکل دینی دوئم دوسرے مضامین مالی و ملکی جس سے فائدہ خاص و عام ہو سوئم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے چہارم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کیواسطے بلا محصول عہ ۲ اور مع محصول عہ ۲ اور دو پرچہ کیواسطے للعہ اور تین پرچہ کیواسطے جو یکہی نام پر منگانا چاہیں فی پرچہ مع محصول عہ ۲ جو کوئی چھہ پرچے منگاتے ہووے اسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا جو کوئی ۱۲ پرچے منگائے علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک ایک جلد پوری بائبل کی دیجاویگی بشرط قیمت پیشگی کے روانہ ہوگا۔ اشتہارات فی سطر ۲ ×

المشتہر سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ